بسم اللہ الرحمن الرحیم

کسی کو دو گرام سونا دینا کہ بیچ کر اپنی ضروریات پوری کر لو بعد میں اتنا ہی سونا واپس دے دینا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کوئی شخص کسی کو دو گرام خالص سونا دے اور کہے اس سے اپنی ضروریات پوری کر لو اور بعد میں واپس دو گرام سونا ہی دے دینا۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں دو گرام سونا لینا، پھر اُسے فروخت کر کے اس کی رقم اپنی ضرورتوں میں استعمال کرنا، اور بعد میں اسی معیار اور مقدار کا دو گرام سونا واپس دینا شرعی اعتبار سے جائز ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص سونا، چاندی وغیرہ مثلی چیز اس طور پر لے کہ اسے فروخت کر کے فی الحال اپنی ضرورت میں استعمال کرے گا اور بعد میں اس جیسی چیز واپس کرے گا، تو شرعاً یہ قرض کہلاتا ہے۔ اور اگر قرض پر کوئی نفع یا اضافہ مشروط نہ ہو، تو ایسے قرض کا لین دین جائز ہے، اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔

واضح رہے کہ یہاں سونا جتنے کیرٹ کا دیا تھا، واپس بھی اتنے ہی کیرٹ کا کرنا ذمہ پر لازم ہوگا۔ اس سے اعلیٰ قسم کا سونا لینا یا دینا طے کیا ہو تو یہ عقد جائز نہیں ہوگا بلکہ قرض پر ملنے والے نفع ہونے کی بنا پر سود ہو جائے گا۔

علامہ علاؤالدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "(عارية الثمنين والمكيل والموزون والمعدود والمتقارب) عند الإطلاق (قرض) ضرورة استهلاك عينها" یعنی سونا چاندی، مکیلی و موزونی اور عددی متقارب اشیاء کو عاریۃً لینا جب کہ ان کا استہلاک مقصود ہو، قرض ہے۔ (الدر المختار، جلد 8، صفحہ 556، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "مکیل و موزون و عددی متقارب کو عاریت لیا اور عاریت میں کوئی قید نہیں تو عاریت نہیں بلکہ قرض ہے مثلاً کسی سے روپے، پیسے، گیہوں، جَو وغیرہا عاریت لیے، اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ان چیزوں کو خرچ کریگا اور اسی قسم کی چیز دے گا یعنی روپیہ لیا ہے تو روپیہ دے گا پیسہ لیا ہے تو پیسہ دے گا اور جتنا لیا اُتنا ہی دے دیگا یہ عاریت نہیں بلکہ قرض ہے کیونکہ عاریت میں چیز کو باقی رکھتے ہوئے فائدہ اُٹھایا جاتا ہے اور یہاں ہلاک و خرچ کر کے فائدہ اُٹھانا ہے لہٰذا فرض کرو کہ قبلِ اِنتفاع یہ چیزیں ضائع ہو جائیں جب بھی تاوان دینا ہوگا کہ قرض کا یہی حکم ہے کہ لینے والا مالک ہو جاتا ہے نقصان ہوگا تو اس کا ہوگا دینے والے کا نہیں ہوگا۔ ہاں اگر ان چیزوں کے عاریت لینے میں کوئی ایسی بات ذکر کر دی جائے جس سے یہ بات واضح ہوتی ہو کہ حقیقۃً عاریت ہی ہے قرض نہیں تو اُسے عاریت ہی قرار دیں گے مثلاً روپے یا پیسے مانگتا ہے کہ اس سے کوئی چیز وزن کریگا یا اس سے تول کر باٹ بنائے گا یا اپنی دوکان کو سجائے گا تو عاریت ہے۔" (بہارِ شریعت، جلد 2، صفحہ 59، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا عابد عطاری مدنی

فتوی نمبر : Web-2516

تاریخ اجراء : 15 ربیع الآخر 1447ھ/09 اکتوبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net